جلد ۲۳ | مورخہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۰

مسجد شہید گنج کے متعلق حکومت کا رویہ

اس میں شک نہیں۔ کہ حکومت پنجاب نے شہید گنج کی مسجد کے قضیہ کی اہمیت شروع میں ہی محسوس کر لی تھی۔ اور اس کے دُور رس نتائج بھی اس کے پیش نظر تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نہ صرف متعلقہ مقامی حکام نے بلکہ خود ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے بذات خود کوشش کی۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں میں باعزت مصالحت ہو جائے۔ اور یہ معاملہ بسہولت طے پا جائے اس وجہ سے کوئی شخص حکومت کی دیانتداری اور نیک نیتی پر قطعاً حرف نہیں رکھ سکتا۔ لیکن اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ حکومت نے اس موقعہ پر پوری طرح حکمت عملی سے کام نہیں لیا۔ اور معاملہ اس قدر طول پکڑ گیا۔

حکومت بار بار اس بات پر زور دے رہی ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں سے اس قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ کہ مسجد گرائی نہ جائیگی بلکہ یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم حتے المقدور تصفیہ کی کوشش کریں گے۔ اگرچہ حکومت کی طرف سے الفاظ میں مسجد کے نہ گرائے جانے کا کوئی وعدہ نہیں۔ اور جہاں تک ہمیں علم ہے مسلمانوں کی طرف سے بھی یہ نہیں کہا جاتا۔ کہ اس قسم کے وعدہ کی تحریر ان کے پاس موجود ہے لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ صورت حالات ایسی تھی جسے ایک وقت تک مسجد گرائے نہ جانے کا وعدہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ جب حکومت سکھوں اور مسلمانوں میں مصالحت کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس وقت دو ہی صورتیں ہو سکتی تھیں۔ ایک یہ کہ مصالحت کے نتیجہ تک مسجد کو اصلی حالت میں قائم رکھا جاتا۔ اور دوسری یہ کہ اس دوران میں سکھ اسے گرا دیتے اس وقت جب مسلمان لیڈروں سے یہ کہا گیا۔ کہ تم پبلک کو پُرامن رکھو تا کہ مصالحت کامیاب ہو سکے۔ تو اس کا صاف مطلب یہی تھا۔ کہ مصالحت کی کوشش کے دوران میں مسجد محفوظ رہے گی۔ اور اسی بنا پر مسلمانوں کو خاموش رکھا جا سکتا تھا۔ ورنہ اگر مسلمان لیڈر یہ کہتے۔ کہ ہم تصفیہ کے لئے حکومت کے ذریعہ کوشش تو کر رہے ہیں۔ لیکن خطرہ ہے کہ مسجد گرا دی جائے گی۔ تاہم تم پُرامن رہو تو پبلک قطعاً ان کی بات نہ مانتی۔ اور نہ امن قائم رہ سکتا۔

پس مصالحت کی کوشش بذاتِ خود اس بات کا اطمینان دلا رہی تھی۔ کہ اس کا نتیجہ نکلنے سے قبل متنازعہ فیہ امر میں کوئی تغیر نہ کیا جائے گا۔ اور یہی وہ بات ہے جس پر مسلمان زور دے رہے ہیں۔

حکومت کی طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ اسے نہ صرف اس وقت کوئی متبادل طریق معلوم نہ ہو سکا۔ اور نہ اب کوئی ایسا متبادل طریق معلوم ہے۔ جس کے نتائج ایسے نہ ہوتے۔ جن سے صوبہ خونریزی میں مبتلا نہ ہو جاتا لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب حکومت خود نہایت سرگرمی کے ساتھ تصفیہ کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اور اسے معلوم ہوا۔ کہ سکھ اچانک مسجد کے گرانے کا فیصلہ کر کے تصفیہ میں سخت مشکلات حائل کر رہے ہیں۔ تو کیوں ان سے تھوڑی دیر کے لئے اور توقف نہ کرا سکی یہ کوئی ناممکن بات نہ تھی۔ اور نہ اس سے سکھوں کے ان حقوق میں کسی قسم کی دست اندازی ہوتی تھی۔ جو قانون نے انہیں مسجد کے متعلق دے رکھے ہیں۔ اس سے چند ہی روز پیشتر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور ایک اعلان کے ذریعہ جو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے مسلمانوں۔ اور سکھوں کو یہ اطمینان دلا چکے تھے۔ کہ "اب تک مسجد اور گوردوارہ دونوں بالکل محفوظ ہیں۔ اور حکام نے اس بات کا ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ اس قضیہ کا فیصلہ ہونے تک مسجد اور گوردوارہ کی پوری پوری حفاظت کریں گے۔ اور دنگہ فساد کی ہر کوشش کو روکیں گے۔ لہٰذا مسجد اور گوردوارہ کے متعلق لوگوں کو ہرگز کسی قسم کی گھبراہٹ۔ اور بے چینی کا اظہار نہ کرنا چاہیئے" (زمیندار ۲۴ جولائی)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت کے پاس ایسی طاقت تھی۔ جو تصفیہ کی کامیابی یا ناکامی تک مسجد کو محفوظ رکھ سکتی تھی۔ اس طاقت کو زیادہ نہیں تو چند گھنٹے ہی اور استعمال کر لیا جاتا اور اس وقفہ میں مسلمان لیڈروں کو بلا کر کہدیا جاتا۔ کہ حکومت تصفیہ کرانے میں ناکام ہو چکی ہے۔ اب تم چاہے قانونی چارہ جوئی کرو۔ یا سکھوں سے مصالحت کی خود کوئی صورت پیدا کر لو۔ اس کے ساتھ ہی حکومت یہ بھی کہہ سکتی تھی۔ مگر قانون کے خلاف کوئی بات نہ ہو۔ اور امن میں خلل نہ پیدا کیا جائے۔ حکومت اس کی اجازت کسی صورت میں نہ دے گی۔ اس طرح مسلمانوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملتا۔ کہ مسجد اس وقت گرا دی گئی جبکہ انہیں تصفیہ کا انتظار کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اور وہ منتظر تھے۔ کہ حکومت اس بارے میں جو بھی صورت ہوگی۔ اس سے انہیں مطلع کر دیگی۔ پھر جو کچھ ہوتا اس کے ذمہ وار سکھ سمجھے جاتے۔

بہر حال جو کچھ ہونا تھا۔ ہو چکا۔ اور نہایت افسوسناک صورت میں ہوا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس آگ پر جو بھڑک چکی ہے۔ پانی ڈالنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے لئے سب سے موثر کوشش سکھ ہی کر سکتے ہیں۔ وہ اگر اب بھی مصالحانہ رویہ اختیار کر لیں۔ اور مسلمانوں کے جذبات کا لحاظ رکھ کر ان کی تسکین کا موجب بنیں۔ تو نہ صرف موجودہ افسوسناک حالات کی اصلاح ہو جائیگی۔ بلکہ مسلمانوں اور سکھوں میں ایسے اتحاد کی بنیاد پڑ جائے گی جو آئندہ نہایت مفید نتائج پیدا کرنے کا موجب ہو گا۔

اس موقعہ پر ہم حکومت سے بھی یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس حادثہ سے مسلمانوں کے نازک ترین جذبات کو جس قدر ٹھیس لگی ہے۔ اس کا اسے خود بھی اندازہ ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ وہ طاقت اور قوت کی بجائے نرمی اور حسن سلوک سے پیش آئے

تبلیغی اشتہارات تحریک جدید اور جماعت ہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک اشتہارات کے بموجب ٹریکٹ اور پوسٹر نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک بہت سی جماعتوں کی طرف سے آرڈر موصول نہیں ہوئے۔ کہ کس قدر تعداد میں ٹریکٹ اور پوسٹر ان کو مطلوب ہیں جس کا نتیجہ یقیناً یہی ہو گا۔ کہ ان کو اس ثواب کے موقعہ سے محروم رہنا پڑے گا احباب کو معلوم ہے۔ کہ ان دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دوسرا تحریر فرمودہ مضمون بعنوان "زلزلہ کوئٹہ بانی سلسلہ احمدیہ کی سچائی کا نشان ہے" بصورت ٹریکٹ اور پوسٹر چھپوا کر جماعتوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ چونکہ ممکن ہے بعض احباب جماعت کو اس بارے میں پورے طور پر علم نہ ہو۔ لہذا یہ ٹریکٹ اپنے اندازہ کے مطابق تمام جماعتوں کو بھجوایا گیا ہے۔ لیکن تیسرے ٹریکٹ کے وقت ایسا نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ صرف انہی احباب کو بھیجا جائے گا۔ جن کی طرف سے اس امر کی اطلاع آ جائے گی۔ کہ ان کو اس قدر ٹریکٹ اور اس قدر پوسٹر مطلوب ہیں۔ نیز یہ کہ ان کے قریب ترین سٹیشن کا نام کیا ہے۔ اور کس کے نام پر بھیجے جائیں۔

لہذا مکرر تمام جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ بہت جلد مندرجہ بالا امور کے متعلق ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ قیمت کا اندازہ ٹریکٹوں کے لئے ۸ر فی سینکڑہ اور پوسٹروں کے لئے ایک روپیہ فی سینکڑہ ہے۔ جو دوست جس قدر قیمت ادا کر سکیں اس سے بھی اطلاع دیں یعنی پوری قیمت یا نصف یا محض محصول ڈاک ان میں سے کونسی چیز ادا کریں گے۔ انچارج تحریک جدید قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۲۱-۲۲ جولائی ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	پتہ	نمبر	نام	پتہ
۱	عمر حیات صاحب	ضلع گجرات	۱۱	سرداراں بی بی صاحبہ	ضلع نوابشاہ
۲	محمد حسین صاحب	"	۱۲	غلام صغریٰ صاحبہ	"
۳	راج محمد صاحب	"	۱۳	مختار بی بی صاحبہ	"
۴	بہشت بی بی صاحبہ	"	۱۴	محمد اشرف صاحب	"
۵	اللہ جوائی صاحبہ	"	۱۵	محمد اسلم صاحب	"
۶	زینب بی بی صاحبہ	"	۱۶	سارہ بی بی صاحبہ	"
۷	فتح بی بی صاحبہ	ضلع ہوشیارپور	۱۷	شریفاں بی بی صاحبہ	"
۸	چودھری غلام محمد صاحب	"	۱۸	نور محمد صاحب	"
۹	سونہ بٹ صاحب	کشمیر	۱۹	شیخ محمد قاسم صاحب	منگلور ساؤتھ کنارا
۱۰	فضل بی صاحبہ	ضلع لاہور	۲۰	محمد عبد الحلیم صاحب	ضلع رائپور (دکن)

جماعت احمدیہ ایک مشہور انگریز کی نظر میں

میجر جنرل جے ایف فلر جو ہندوستان میں دیر تک قیام پذیر رہے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۳۱ء میں ایک کتاب Indian Revolt لکھی تھی۔ انہوں نے اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہے:۔ "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے تھے۔ لیکن انہوں نے نبوت کا دعویٰ ۵۱ سال کی عمر میں کیا۔ میری ملاقات ان سے ۱۹۰۶ء میں ہوئی۔ مذہبی عقائد کے لحاظ سے آپ فراخ دل آدمی تھے۔ ان کا دعویٰ تھا۔ کہ وہ تمام دنیا کے لئے مصلح ہو کر آئے ہیں۔ اور وہ تمام مذاہب اور اقوام کے موعود ہیں۔ وہ مشرقی اقوام کے لئے بدھ ہیں۔ ہندوستان کے لئے اوتار ہیں۔ عیسائیت کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اور اسلام کے حامی اور پہلوان ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب کی تعلیم پُرامن اور جنگ و جدال کے خلاف تھی۔ وہ تمام بنی نوع انسان کی برادری پر زور دیتے تھے۔ آپ ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔"

انسپکٹر تعلیم و تربیت کا دورہ

احباب کو معلوم ہو گا۔ کہ نئے مالی سال سے صدر انجمن احمدیہ نے نظارت ہذا میں کام کرنے کے لئے ایک اسامی انسپکٹر تعلیم و تربیت کی منظوری کی ہے۔ جس پر مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل کو مقرر کیا گیا ہے۔ اس وقت انہیں ضلعہائے گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ اور امرتسر میں دورہ کے لئے بھیجا جانا تجویز ہوا ہے۔ ان علاقہ جات میں جو جو جماعتیں اپنے مقامی حالات کی وجہ سے یہ چاہتی ہوں۔ کہ وہاں انسپکٹر تربیت کا جلد پہنچنا ضروری ہے۔ وہ نظارت ہذا کو ضرورت اور خواہش سے مطلع فرمائیں۔ لیکن یہ مدنظر رہے کہ موجودہ دورے میں زیادہ تر ان جماعتوں کو شامل کیا جائے گا۔ جو ریلوے لائن کے قریب واقع ہوں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

لاہور میں احمدیہ لائبریری

لاہور میں عرصہ سے ایک احمدیہ لائبریری کی ضرورت کو ہمیشہ محسوس کیا گیا ہے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جماعت کو ہمیشہ خیال بھی رہا ہے۔ لیکن جگہ کی غیر موجودگی کی وجہ سے اب تک جماعت اس کی تشکیل سے قاصر رہی۔ اب جماعت نے ایک کمرہ خاص طور پر کتب خانہ کے لئے تیار کرایا ہے جس میں پانچ ہزار کتب کے لئے جگہ رکھی گئی ہے۔ اور اس میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ کتب مہیا کی جائیں۔ اس لئے جماعت کے جملہ مصنفین اور اہل علم اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں اور جس قدر کتب لائبریری کے لئے عطا فرمانا چاہیں بذریعہ بیرنگ پارسل ارسال فرمائیں۔ یا اطلاع دیں۔ تا کہ منگوانے کا انتظام کیا جائے۔ ہر قسم کی مذہبی کتب احمدیت کے مخالف اور موافق کتب [illegible]

امتحانات میں کامیابی

منشی فاضل

۱- غلام دستگیر صاحب
۲- ایم عبد الرفیق صاحب
۳- ایم عبداللہ صاحب نثار
۴- چودھری عصمت علی صاحب احمدی

ایف۔ ای۔ ایل

۱- عبد العزیز صاحب بھٹی
۲- چودھری عبد المنان صاحب
۳- چودھری انور احمد صاحب
۴- محمد عمر صاحب
۵- چودھری بشیر احمد صاحب صادق گجراتی

ایل۔ ایل۔ بی

چودھری نذیر احمد صاحب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور احمدیوں کی التجائیں

احراریوں کے انتہائی ظلم و ستم کے متعلق

۲۲

بحضور حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

۱۱- جولائی کے "الفضل" میں حضرت میاں شریف احمد صاحب پر احراری کے حملہ کی اطلاع پڑھ کر ہمیں سخت رنج و افسوس ہوا۔ میں حضور کی خدمت میں جماعت احمدیہ برج ورکس کوٹری کی طرف سے انتہائی رنج و الم کے باوجود حضرت صاحبزادہ کی سلامتی کے متعلق مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

مقدس آقا۔ اگر آپ کی تعلیم اور متواتر خطبات صبر سے رہنے کے متعلق نہ ہوتے تو جس طرح ہمارے دلوں کو ہر روز زہر میں بجھی ہوئی برچھیوں سے چھید اجارہا ہے ہم بھی ظالم سے انتقام لیتے۔ لیکن اب بجز خون جگر پینے اور لخت جگر کھانے کے اور کوئی چارہ نہیں۔ اگر ہمارے جسموں کو آرے سے چیر دیا جاتا۔ تو پروا نہیں تھی۔ لیکن یہاں ہر روز ہم پر روحانی تکلیف کے آرے چلتے ہیں۔ اور ہم بے بس ہیں۔ مقدس آقا آپ کا وجود نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اشد سے اشد ترین مخالفین کے لئے رحمت بنا ہوا ہے۔ خاکسار عبدالرحمٰن۔ مبشر۔

۲۳

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اخبار الفضل سے حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کے متعلق یہ پڑھ کر کہ ایک ذلیل اور کمینہ احراری غنڈے نے قاتلانہ حملہ کیا۔ دل سخت مجروح اور صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ اگر میرے کسی عزیز رشتہ دار کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آتا۔ تو مجھے اتنا رنج نہ ہوتا جتنا اس حادثہ سے ہوا ہے۔ کب تک ہم صبر کریں گے۔ اور اپنے نفسوں کو قابو میں رکھیں گے۔ خاکسار محمد شریف۔

۲۴

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

۱۰- جولائی کے اخبار میں حضرت میاں شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کا قاتلانہ حملہ پڑھ کر اپنی قلبی کیفیت کو تحریر میں لانا نہایت مشکل ہوگیا۔ دل کی حالت میں ایسا تغیر واقع ہو رہا ہے۔ کہ جس وقت سے یہ حادثہ پڑھا ہے۔ یہ دُنیا اندھیر نظر آنے لگی۔ یہی جی چاہتا ہے۔ کہ فوراً پرواز کرکے جاؤں۔ اور اس شمع پر پروانہ کی طرح فدا ہو جاؤں جس پر دشمن نے لاٹھی سے وار کیا ہماری جانیں چیز ہی کیا ہیں۔ ہم تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت پر اپنا ذرہ ذرہ قربان کرنا عین سعادت سمجھتے ہیں۔ صرف حضور کے حکم کے منتظر ہیں۔ خاکسار محمد قاسم۔

۲۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

اخبار الفضل میں ایک خبیث احراری کے حضرت میاں شریف احمد صاحب پر لاٹھی سے حملہ کرنے کی خبر پڑھ کر دل کو سخت صدمہ پہونچا۔ احراریوں کی شرارتیں حد سے بڑھ گئی ہیں۔ ان خبیثوں کے مظالم ناقابل برداشت ہوگئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور حضور کے احکام جماعت کی زبانوں اور ہاتھوں کو روکے ہوئے ہیں۔ ورنہ کوئی طاقت جائز انتقام لینے سے جماعت کو روک نہ سکتی تھی۔ اللہ تعالےٰ تمام جماعت کو حضور کے احکام کی کما حقہ تعمیل کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔ خاکسار غلام نبی احمدی۔

۲۶

بحضور امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آج یہ معلوم ہوکر کہ کسی بدباطن احراری نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کیا۔ ہر احمدی کے دل میں طبعاً رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ احراریوں کی یہ بے باکی اور جسارت قابل صد ہزار نفرین وملامت ہے۔ اتنی شرارت اور دل آزاری حد برداشت سے باہر ہے۔ دل چاہتا ہے۔ کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان میں جا ڈیرا لگاؤں۔ تا کوئی خدمت کا موقعہ میسر آ کر رنج و غم کے ازالہ کا موجب ہو سکے۔ احکم الحاکمین خدا ان بدکنوں سے خود سمجھے اور ان کے ظلم پر ظلم کرنے والے ہاتھ خود کاٹے۔ خاکسار۔ احمد الدین۔ سندھ۔

۲۷

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ جو ہمارے لئے نہایت ہی واجب الاحترام ہستی ہیں۔ ان پر نہایت ہی کمینہ۔ اور بزدلانہ حملہ کے حالات پڑھ کر مجھے نہایت ہی سخت صدمہ۔ اور ایذا پہونچی۔ مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ دُنیا میں اندھیر ہی اندھیر ہے۔ میرا دماغی توازن ابھی تک درست نہیں ہوا۔ اور میری صحت جو پہلے ہی بگڑی ہوئی تھی۔ اس سے اور بھی خراب ہوگئی ابھی تک میں ہوش سے کوئی کام نہیں کرسکتا دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ہماری دعاؤں میں اثر ڈالے۔ اور ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم ایسے چلائیں۔ کہ آخر اس کے عرش کو ہلا دیں۔ اور اس کی قدرت کا ہاتھ دُنیا دیکھ لے۔ حضور کے ارشادات اور ہدایات کی تعمیل ہم پر فرض ہے۔ اور ضبط کرکے خداوند تعالےٰ کے حضور جس کے بغیر کوئی مولیٰ نہیں۔ آہ وفغاں جاری ہے۔ خاکسار عبدالرحمٰن۔

۲۸

محبوب ترین آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔

کل کے اخبار میں پڑھا کہ کسی احراری نے حضرت میاں شریف احمد پر لاٹھی سے حملہ کرکے دو ضربات پہونچائیں۔ خون کھولنے لگا گو میں قریباً ایک ہزار میل دُور ہوں۔ مگر دل پر سخت صدمہ ہوا۔ میں آپ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرچکا ہوں۔ تاہم عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ امن کس طرح رہ سکتا ہے۔ کہ دُشمن حملہ کریں۔ اور ہم خاموش رہیں۔ دشمن عزت و آبرو پر حملہ کرے۔ اور ہم دیکھا کریں دُشمن گھر بار لوٹ لے۔ اور سب سے بڑھکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فحش اور گندی گالیاں دے۔ اور ہم زہر کا پیالہ پی کر خاموش رہیں۔ میرے آقا۔ میری وہی عرض جو صحابہ کرام نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور کی تھی۔ کیا ہم جبکہ سات صد ہیں تو کیا دُنیا ہمیں مٹا سکتی ہے۔ میری عرض ہے دُنیا تو الگ رہی۔ کیا ہم احراریوں سے اپنی عزت و آبرو۔ ننگ و ناموس نہیں بچا سکتے ہیں ضرور بچا سکتے ہیں۔ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ صرف آپ کے رحم نے احراریوں کو دلیر بنا دیا ہے۔ ورنہ یہ نظارہ جو آج آنکھیں حضرت میاں شریف احمد صاحب پر حملہ کا دیکھ رہی ہیں۔ وقوع میں نہ آتا۔ خاکسار ملک سردار خان۔

۲۹

رام پور سے ایک اور معزز احمدی لکھتے ہیں:۔

سیدنا۔ مطاعنا حضرت خلیفۃ المسیح۔

جان و دل ما قربان تو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

وُہ ناسشدنی واقعہ جس نے احمدیوں پر حقیقتاً زندگی بار کر دی ہے۔ اور صبر کی سخت بھاری سل ہمارے سینوں پر رکھ دی ہے۔ پیش آگیا۔ ہر وقت طیش و غصہ کے جذبات وحشت ناک خوابوں کی طرح آتے رہتے ہیں۔ صد حیف! ہم زندہ رہیں۔ اور آلِ احمد پر کربلا کے سے شدائد کی آمد شروع ہو۔ میں تو بوڑھا ہوں۔ آج مرا۔ کل دوسرا دن۔ اس سے بہتر موت میرے دل کی تسکین کے لئے اور کیا ہوتی۔ جو خدا کی راہ میں آتی میں کیا ہر احمدی مرد و عورت کے لئے یہ حادثہ حشر آفریں ہو رہا ہے۔ دل کو مسوس کر رکھتا ہوں۔ اور لب ہلانے کی تاب نہیں ہے۔ حیران ہوں۔ کہ کیا لکھوں۔ اے کاش۔ ہم سب اس واقعہ سے پہلے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت کے لئے قربان ہو جاتے دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر فرد کا خود محافظ ہو۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور اپنے خاص انعامات کا مورد بنائے۔

امریکہ میں اعلائے کلمۃ اللہ

ایک احمدی مبلغ کی شاندار دینی خدمات

امریکہ کی تازہ ڈاک سے جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے مبلغ اسلام کے جو خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تبلیغ اسلام کا کام وہ نہایت سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ اس کے بہت اعلےٰ نتائج پیدا کر رہا ہے۔ ذیل میں ان خطوط کے ضروری اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

میں ۳۰ مئی کو Sioux Falls نامی شہر سے Ross شہر میں پہنچا۔ یہ شہر میرے مرکز شکاگو سے مغرب کی طرف ۱۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس علاقہ میں یہ میرا پہلا سفر ہے۔

چند سال کا عرصہ گزرا۔ کہ اس شہر کے ایک شامی مسلمان نے جریدہ "البیان" میں میرا مضمون پڑھ کر مجھ سے خط و کتابت شروع کی۔ میں نے ان کو کتب سلسلہ بھیج دیں۔ جن کے مطالعہ کے بعد یہ شخص داخل سلسلہ ہو گئے۔ یہ ایک نہایت ہی مخلص احمدی ہیں۔ چہرہ سے نور ایمان ٹپکتا ہے۔ اس علاقہ میں یہ پہلا مسلمان ہے۔ جس کو میں نے باریش دیکھا۔ میں نے اس سے ڈاڑھی کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگا "میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تصویر دیکھی۔ تو مجھے بھی ڈاڑھی رکھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور میں نے حضرت اقدس کی طرز پر ڈاڑھی رکھوئی ہے۔" اسکو مطالعہ کا بہت شوق ہے۔ کتب سلسلہ پڑھ کر بہت معلومات حاصل کر چکا ہے۔ لوگوں میں اس کی دیانت اور تقوےٰ کی عام شہرت ہے۔

اس شہر میں شامی مسلمانوں کی ایک جماعت ہے۔ یہ لوگ مجھ سے نہایت عقیدت و احترام سے پیش آئے۔ اسی دن کو انہوں نے ایک جلسہ منعقد کیا۔ میں نے تقریر کی۔ اور مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ کھینچا۔ یہ لوگ میری تقریر سے بہت متاثر ہوئے۔

اس کے بعد تقریباً ہر روز کسی کے گھر میں جلسہ ہوتا رہا۔ اور میں مختلف مضامین پر تقریر کرتا رہا۔ اخلاقی مسائل پر بھی کافی بحث ہوئی۔ ختم نبوت اور وفات مسیحؑ پر مفصل تقریر کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ شب آٹھ اشخاص مرد و زن داخل سلسلہ ہوئے۔ پھر تین اور نے بیعت کی۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت عطا کرے۔ یہاں ۱۷ خاندان بستے ہیں۔ ان میں سے ۴ اسلم سن رائز کے خریدار بنے ہیں۔ یہاں میں گیارہ یوم رہا دو پبلک تقریریں کیں۔ ایک Stanley میں اور دوسری Ross میں۔ ہر دو تقریروں کا اثر بفضل خدا اچھا ہوا۔ تقریروں میں شہر کے معززین شامل ہوئے۔ مقامی اخبار کے نمائندے بھی موجود تھے۔ انہوں نے تقریر کا خلاصہ شائع کیا۔

الغرض Ross کا سفر بہت کامیاب و بابرکت ثابت ہوا۔ جو مسلمان داخل سلسلہ نہیں ہوئے۔ وہ بھی ہماری خدمات اسلامی کے مداح ہیں۔ اس علاقہ کے لوگ مجھ سے نہایت محبت و احترام اور عقیدت سے پیش آئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جلالۃ الملک شاہ ابن سعود کے ولیعہد امیر سعود کے مختصر حالات

امیر سعود ابن والئے نجد و حجاز جو آج کل انگلستان کی سیاحت کر رہے ہیں۔ اور جن کے اعزاز میں ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء کو مسجد احمدیہ لنڈن میں مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد نے شاندار جلسۂ خیر مقدم منعقد کیا۔ ان کے متعلق اخبار سنڈے ایکسپریس نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ایک بلند قامت۔ گندم گوں۔ قوی الجثہ اور پہلوانوں جیسی ساخت کا مالک نوجوان جس کے انداز سے شان ملوکیت ٹپکتی ہے۔ کل لنڈن تشریف لائیگا۔ وہ اس حکومت کا ولیعہد ہے جو ساری دنیا کے لئے باعث خطر ہے۔ اور جو موجودہ زمانہ کی قابل ذکر ہستی ہے۔ یعنی امیر سعود فرمانروائے عرب ابن سعود کا فرزند

امیر سعود تینتیس ۳۳ سال کی عمر میں یورپ کی سیر کو پہلی مرتبہ نکلے ہیں۔ ان کی زندگی میں وطن سے باہر جانے کا یہ دوسرا موقعہ ہے۔ چند سال ہوئے وہ قاہرہ تشریف لے گئے تھے۔ ان کی زندگی دنیا کے دوسرے شہزادوں کی زندگی سے مختلف حیثیت رکھتی ہے۔ وہ واقعات حوادث اور خطروں سے پُر رہی ہے۔

امیر سعود اس سخت۔ تند خو اور قانون سے بے اعتنا قوم کے لیڈر (Leader) ہیں۔ جس پر آج ان کا والد حکمران ہے۔ اور جس پر خود انہوں نے بھی فرمانروائی کرنا ہے۔ اور یہی طریقہ ہے جس سے انہیں فرمانروائی کی امید ہو سکتی ہے کیونکہ حق وراثت کچھ چیز نہیں۔ امیر سعود جو پوزیشن بھی حاصل کریں گے۔ وہ انہیں شخصی قوت اور ذاتی جوانمردی کی وجہ سے حاصل ہو گی۔ انکی قوم تب ہی ان کے تابع فرمان رہے گی جبکہ وہ ثابت کر دیں۔ کہ ملک میں سب سے طاقتور انسان وہی ہیں۔ اور کوئی آدمی انہیں مقابلے پر بلا کر زندہ نہیں بچ سکتا

امیر سعود کی تمام پُر جوش زندگی وہابیوں میں جو اسلامی فرقوں میں سخت اور راسخ العقیدہ لوگ ہیں بسر ہوئی ہے وہ سابقہ دار السلطنت ریاض کے محل میں پیدا ہوئے تھے۔ اور وہاں ہی انہوں نے پرورش پائی۔ وہابی طرز پر تربیت ہونے کی وجہ سے وہ کفایت شعارانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اوصاف حمیدہ کے وارث بہادر اور جنگجو ہیں۔ حقہ یا شراب بالکل نہیں پیتے۔ نماز پنجگانہ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ حج بیت اللہ کا فرض ادا کر چکے ہیں۔ ہفتہ میں ایک بار باہر میدانوں میں پچاس ساٹھ گھوڑ سواروں کو ہمراہ لے کر جاتے ہیں۔ جہاں نقلی لڑائیاں لڑتے۔ نیزہ زنی کرتے۔ اور گھوڑوں پر کی اپنی مجازی طور پر بہنرد آزما ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوم حجاز میں بہادری کا اصلی معیار ہی جنگ جوئی ہے اگر وہ ملک میں فرد یگانہ بننا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ اپنے تئیں اعلےٰ جنگجو ثابت کریں۔ وہ اس قسم کے امتحانات معرکہ آرائی میں ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ ہمیشہ وہ بدوی لڑائیاں لڑتے رہے ہیں۔ اور اپنے ہم قوم لوگوں کی طرح کئی دنوں تک لگاتار ایسے اوقات میں جبکہ ان کے پاس اونٹنی کے دودھ اور مٹھی بھر کھجوروں کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تھا پا بندر کاب رہے ہیں۔

گذشتہ دو سال میں دو واقعات ایسے رونما ہوئے ہیں۔ جنہوں نے امیر سعود کو لوگوں کی نظروں میں ہیرو بنا دیا ہے۔ مارچ گذشتہ میں جبکہ وہ اپنے والد سمیت حاجیوں کے لباس میں ملبوس۔ غیر مسلح حج بیت اللہ کو گئے۔ اور کوئی شخص اچانک شاہ ابن سعود پر خنجر سے حملہ آور ہوا لیکن قبل اس کے کہ اس کا وار پڑتا۔ امیر سعود نے اپنے والد اور حملہ آور کے درمیان جا کو دے۔ حملہ آور کا خنجر گر گیا۔ اور جب انہوں نے حملہ آور کو زمین پر پچھاڑا۔ خنجر ان کے کندھے پر آ گرا۔ اس طرح شاہ ابن سعود بالکل محفوظ رہے۔

گذشتہ سال انہیں شاہ یمن کے خلاف فوج کشی کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ یمن وہ پہاڑی علاقہ ہے۔ جو بحیرۂ عرب کے ساتھ ساتھ مکہ اور عدن کے درمیان واقع ہے۔ اس وقت امیر سعود نے نہایت تدبر اور دوراندیشی کا ثبوت دیا۔ اپنے بھائی کو عام راستہ سے بھیجا۔ اور خود سپاہ سمیت ایسے دشوار گزار پہاڑی تنگناؤں کو عبور کیا جہاں پر خچر کے لئے پاؤں رکھنا بھی ناممکن تھا۔ انہیں ایسے علاقہ میں اسلحہ اور مسلح کاروں کی پوشیدہ نقل و حرکت کرانا منظور تھا۔ آخرکار جب وہ ایک مقام پر ظاہر ہوئے۔ تو وہاں سے ان ٭٭

٭٭ کا حملہ بالکل غیر متوقع تھا چند ہفتوں کی جنگ کے بعد فتح و ظفر ان کے حصہ میں آئی۔ افواج کے ساتھ ان کی ریاض کو مراجعت ایک فاتح بادشاہ کا جلوس ظفرمندی تھا جس پر ان گاؤں نے جن میں سے اس کا گزر ہوا۔ نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔ با ایں ہمہ ان کے لئے ایک امتحان عظیم ابھی باقی ہے۔ ان کا والد اپنی ذاتی قوت اور مضبوط شخصیت کی بدولت ملک پر حکمران ہے اس کے بعد وہ اقوام جن پر اس وقت پورا پورا ٭٭

٭٭ قبضہ اور تسلط ہے منتشر ہو جائیں گی۔ تخت کے کئی دعویدار اٹھ کھڑے ہوں گے۔ کیونکہ شاہ ابن سعود کے پچیس بیٹے ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ امیر سعود موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔ وہ اپنی زندگی کا ہر لحظہ

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) احراری باغی ہیں (۲) اطالیہ و حبش کی جنگ اٹل ہے (۳) مسلمان کیا کریں (۴) سلطان ابن سعود (۵) وکنگ سیلون میں

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

اسلام کی تعلیم کے رُو سے سب سے پہلا گناہ عدم اطاعت اور بغاوت ہے۔ مگر احراریوں کے صدر لدھیانہ کے مشہور بدزبان حبیب الرحمن فرماتے ہیں "میرا ایمان ہے۔ کہ میری نجات نہ صرف نماز سے ہوگی۔ نہ صرف روزہ سے ہوگی بلکہ میری نجات تب ہوگی۔ جبکہ میں اپنے دیس کو غیر قوم کے پنجے سے نجات دلانے کے لئے سر توڑ کوشش کروں اور بغاوت پھیلاؤں" (پرتاپ لاہور والجمعیۃ دہلی ۱۶ر اپریل ۱۹۳۵ء)

مسلمانو! کیا صدر احرار کے اس قول اور تمہارے ساتھ ہر مصیبت کے وقت غداری کے عمل سے یہ (جس کی تازہ مثال لاہور کے تازہ ترین واقعات ہیں) ثابت نہیں کہ احراری مسلمان نہیں۔ بلکہ یہ مفسدہ پرداز لا مذہب روسی سُرخ گروہ ہے۔ اور اب دشمن کا تنخواہ دار ملازم۔ اس سے بچو۔ دوسروں کو بچاؤ۔ خدا سے ڈرو۔ غریب قوم کے اموال کی حفاظت کرو۔

(۲)

ہم نے کہا تھا۔ کہ "وقت گزاری" کے لئے روم اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہا ہے۔ ورنہ جنگ کا فیصلہ کر چکا ہے۔ واقعات اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ فوجیں دھڑا دھڑ جا رہی ہیں۔ مسولینی خود بھی ہوائی جہاز میں جا کر افواج کو جوش دلانا چاہتا ہے۔ ۱۰۰ ہوائی جہاز مشرقی افریقہ پہونچ چکا ہے۔ ۳۰۰ اور جا رہا ہے۔ ابی سینیا کے باشندوں کو دہشت آفرینی کے ذریعہ اور فضائے آسمانی سے بم باری کر کے مطیع کرنے کے منصوبے ہیں تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے۔ کہ مصر میں اونٹوں کی بھرتی جو اٹالین ایجنٹ کر رہے تھے۔ اُسے روک دیا گیا ہے۔ یمن میں جو قلی بھیجے جا رہے تھے۔ ان کی مزید بھرتی برطانیہ کے اشارے سے بند کر دی گئی ہے۔ ابی سینیا کو برطانوی کارخانجات کے اسلحہ جنگ مہیا کرنے کی بندش سے انکار کر دیا گیا۔ ابی سینیا کے "آرڈرز" زیر غور ہیں۔ چونکہ طرابلس کے مسلمانوں کا خون ایک حد تک برطانیہ کی گردن پر ہے۔ جس نے باوجود ترکی صوبہ مصر میں سے ترکوں کو راستہ دینے کا معاہدہ موجود ہونے کے انور بے کی فوجوں کو راستہ دینے سے انکار کر دیا تھا اور اس طرح طرابلس پر اطالوی قبضہ کرا دیا تھا۔ غریب شہنشاہ ابی سینیا بھی چپ نہیں۔ نئی دُنیا سے خبر آئی ہے۔ کہ اٹلی کے ہوائی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ابی سینیا تیار ہے پہاڑوں میں سُرنگیں کھود لی گئی ہیں۔ چھ سال سے اس جنگ کا خطرہ لاحق تھا۔ پس اٹلی کے لئے تمام راستہ صاف نہیں۔ باوجود اٹلی کی مخالفت کے سیکرٹری جنرل لیگ نے فرینچ گورنمنٹ ابی سینین نمائندہ متعینہ پیرس سے ملاقات کرنے کے بعد لیگ کے اجلاس کا اعلان کر دیا ہے۔ جو ۲۵ر اگست کو ہوگا۔ اور یہ جھگڑا اس کے سامنے پیش ہوگا مگر ممکن ہے۔ کہ صیاد خود دام میں گرفتار ہو جائے۔ اور ۲۵ر اگست سے قبل اٹلی اعلان جنگ کر کے ابی سینیا کے مددگاروں کو جرأت سے کام لینے کا موقعہ دے۔ واضح رہے۔ کہ ابی سینیا کی سفارت برلن کے پاس جرمن افسروں نے بطور رضاکار بکثرت درخواستیں پیش کر دی ہیں۔

(۳)

پنجاب کے مسلمانوں نے احرار کی شرارتوں اور حکومت کے غیر منصفانہ رویہ پر جو گذشتہ ۹ ماہ سے قادیان کے متعلق اختیار کیا گیا مجرمانہ خاموشی اختیار کی۔ سوائے معدودے چند لوگوں کے باقیوں نے چپ سادھ لی۔ اور ملک کی فضاء کو مکدر اور گندہ ہونے دیا۔ ہوشیار سیاست دانوں نے روپیہ خرچ کر کے احراریوں کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کر دیا۔ اور عین ایسے وقت میں جبکہ مسلمانوں کو راؤنڈ ٹیبل کی طرح ایک ٹیم کے طور پر کام کرنے اور کسی ظفر اللہ خاں کو اپنا نفس ناطقہ بنا کر حکومت اور ملک کے سامنے پیش ہونے اور انتخابات کا کام کسی مرکز سے ایک تنظیم کے ماتحت کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ تا نئی کونسل میں اسلامی مفاد خطرہ میں نہ پڑیں اور فرقہ دارانہ فیصلہ کے خلاف شورش کا مقابلہ کیا جا سکے۔ بناشاخسانہ مسجد شہید گنج کے ناگوار امن شکن فساد انگیز جھگڑے کی صورت میں کھڑا کر دیا گیا۔ مسلمانوں کو اس وقت سخت سنبھل کر چلنے کی ضرورت ہے۔ اگر سمجھدار قائد جیل میں چلے گئے۔ اور غدار مسلمانوں کے نمائندے بنکر کونسل میں داخل ہو گئے۔ تو پنجاب کی مسلم اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائیگی۔ جداگانہ انتخاب اور تمام فرقہ دارانہ فیصلہ خطرہ میں پڑ جائیگا۔ اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کام کرنے والی طاقتیں فتحیاب ہو جائینگی۔ پس مسلمانوں کے بہی خواہ توجہ کریں۔ اور اتحاد قومی علی گڑھ کی روایات پر مذہبی اختلافات کو تسلیم کر کے محض قومی نقطہ نظر سے قائم کریں۔ اور غداری کا مقابلہ کریں۔

(۴)

سلطان ابن سعود پر حج کے موقع پر جو حملہ کئے جانے کی خبر آئی تھی۔ اور جسے یمنیوں کی طرف منسوب کیا گیا تھا۔ اس کی تردید حال ہی میں امام یمن کی طرف سے ہوئی ہے ایڈیٹر صاحب الامان دہلی کے نام یمن کا ایک خط یہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ جلالۃ الملک شاہ ابن سعود اور امام یمن میں اس واقعہ کے متعلق خاطر خواہ تفہیم و صفائی ہو گئی ہے۔ ایک چڑیا نے ہمارے کان میں پہلے ہی کہدیا تھا۔ کہ واقعہ در اصل اس طرح ہوا تھا۔ کہ سلطان طواف کرنے آئے۔ تو سپاہیوں نے دوسرے بدویوں کو روکا۔ سختی کی۔ اس پر بندوق چل گئی۔ اس حملہ کا تازہ ذکر اور شہزادہ امیر سعود کا مسجد احمدیہ لنڈن میں دو گھنٹہ ٹھہرنا۔ اس ملاقات۔ گفتگو اور شکایت کے جواب کو یاد دلاتا ہے۔ جو مکۂ معظمہ میں ہم سے اور ہماری نسبت ہوئی۔ جلالۃ الملک نے فرمایا "تبلیغِ اسلام میں مدد دینا ہمارا کام ہے"۔ اور احمدیوں کی نسبت جب سُورت کے ایک اہلحدیث نے شکایت کی۔ کہ یہ ایک اور نبی کے ماننے والے ہیں۔ تو سلطان نے کہا "یہ تو شرک فی النبوۃ کرتے ہونگے۔ مگر یہاں تو شرک فی التوحید کرنے والے آتے ہیں"۔ پھر احمدیوں کو مکہ سے نکالنے کی تجویز پر پوچھا۔ کیا یہ کعبۃ اللہ کو بیت اللہ سمجھکر حج کے لئے آتے ہیں"؟ جواب میں ہاں سُنکر فرمایا: "تو کیا یہ عبدالعزیز کے باپ کا گھر ہے۔ جس سے میں نکال دوں۔ یہ خدا کا گھر ہے"۔

(۵)

ووکنگ کے بعض کارکن آج کل لنکا میں ہیں۔ ایک صاحب نے جو امام صاحب ووکنگ کے نام سے دورہ کر کے روپیہ جمع کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ قادیان اور نبوت کی غیر مبائع داستان سُنانا شروع کی۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم اور ووکنگ کو حنفی المذہب بنا کر قادیانی یا احمدیوں سے بے تعلقی کا اظہار کیا۔ اور اپنے تئیں "فرقہ" کی قیود سے آزاد بتایا۔ اس پر سیلون ٹائمز میں ہمارے بھائی "منتارہ" نے افریقن ٹائمز اور اورینٹ ریویو" بابت دسمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۹۸ سے خواجہ صاحب کی عبارت پیش کر دی جس میں جہاد کا ذکر کرتے ہوئے خواجہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں:-

"جہاد کی کبھی تردید یا تنسیخ نہ تو Prophet of Qadian "قادیان کے نبی" نے کی۔ اور نہ علی گڑھ کے "مرد دانا" نے۔ انہوں نے ہم کو سکھایا۔ کہ جس طریق پر دشمن حملہ کرے اسی طرز پر اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے"۔

افسوس کہ اس صاف جواب پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیوں کی نسبت نازیبا طریق اختیار کیا گیا۔ حالانکہ بات صاف تھی۔ کہدیتے۔ کہ خواجہ صاحب یہ لکھتے وقت احمدی تھے۔ مگر بعد میں نہیں رہے۔ یا کہدیتے کہ ہم پہلے احمدی تھے۔ اب نہیں۔ غیر مبائع احباب کو حق گوئی سے کام لینا چاہئے۔ اور یہی بات کہدینی چاہیئے۔ جب ان کی نگاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی وقعت نہیں۔ جب وہ احمدیت سے عملی طور پر الگ ہو چکے ہیں۔ اور جب وہ اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے لئے احمدیت کا انکار ضروری سمجھتے ہیں۔ تو یہ کہدیتے ہیں۔

ڈاکٹر خانصاحب کی تقریر ایبٹ آباد میں

فرقہ وارانہ تنگ دلی دُور کردو

۱۸ ماہ حال کو ڈاکٹر خان صاحب کی آمد پر بمقام کمپنی باغ ایبٹ آباد بوقت ۵ بجے شام ایک پبلک جلسہ منجانب ممبران کانگرس منعقد ہوا۔ دو تین ممبروں کی تقریروں کے بعد ڈاکٹر خان صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے آتش زدگی ایبٹ آباد پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور پھر کہا جن لوگوں نے مجھے ووٹ دئے ہیں۔ ان کا مشکور ہوں اور جنہوں نے نہیں دئے ان کو میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ ان کا بھی میں ویسا ہی خیر خواہ ہوں۔ اور خادم ہوں جس طرح ان بھائیوں کا جنہوں نے ووٹ دئے پھر نعرے لگانے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اس قسم کی چیخ و پکار سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اگر اپنی آسودگی چاہتے ہو تو کچھ عمل کر کے دکھاؤ اپنی زندگی کو درست کرو۔ اسی سلسلہ میں کہا کہ جب تک فرقہ وارانہ کشیدگیوں سے تم علیحدگی اختیار نہیں کروگے۔ جب تک تم ملک کی خاطر تمام مذاہب کے افراد کو ایک نگاہ سے نہیں دیکھوگے۔ تب تک تمہاری کامیابی مشکل ہے۔ ایک فرقہ کا ایک شخص اگر واٹر ورکس کمیٹی کا ممبر بن جاتا ہے۔ تو تمہیں اس پر کوئی جھگڑا یا شور نہیں کرنا چاہیئے کہ فلاں شخص کیوں ممبر ہوا۔ تمہیں دیکھنا یہ چاہیئے کہ وہ تمہارے مفاد کے واسطے کچھ کرسکتا ہے۔ اور تمہارے حقوق کی نگہبانی کرسکتا ہے۔ اگر وہ ایسی قابلیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو تمہیں اس پر خوش ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد شریعت بل کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے اپنی تقریر ختم کی جلسہ کے بعد راستہ میں جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے سکرٹری صاحب نے ان سے ملاقات کی۔ اور جماعت کی طرف سے کہا کہ آپ کی تقریر سے جو مسلمانوں کو صحیح رستہ بتانے والی ہے۔ ہم بہت خوش ہیں۔ اور آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس پر ڈاکٹر خان صاحب نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور رخصت ہوگئے۔ (نامہ نگار)

اخبار احسان کا سفید جھوٹ
اور
جڑانوالہ میں احمدیوں پر مظالم

اخبار احسان مورخہ ۱۱ جولائی کے صفحہ ۵ کالم ۲ پر یہ خبر درج ہے کہ لائل پور میں ایک شخص احمد حیات نامی نے ارتداد اختیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ جڑانوالہ کے چند آدمیوں کو احمدی ظاہر کر کے ارتداد اختیار کرنے والے قرار دیکر ان کی لسٹ شائع کی ہے۔ حالانکہ لائل پور کا خدا کے فضل سے کوئی احمدی احمد حیات نام کا مرتد نہیں ہوا۔ بلکہ اس نام کا کوئی احمدی یہاں نہیں رہتا جڑانوالہ کے متعلق جو لسٹ شائع کی گئی ہے۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ یہ احسان کے سب آفس لائل پور میں بیٹھ کر بنائی گئی ہے۔ سکرٹری انجمن احمدیہ جڑانوالہ کے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ لوگ جن کے نام لکھے گئے ہیں۔ احمدی نہیں تھے۔ میں الفضل کے لئے یہ تردیدی نوٹ لکھنے والا ہی تھا۔ کہ آج مورخہ ۱۸ جولائی کے صفحہ ۸ کالم ۴ پر پھر وہی لسٹ لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے شائع کی گئی ہے۔ اور اس میں کچھ نام تبدیل بھی کردئے گئے ہیں۔ اس لسٹ میں ایک شخص حسین بخش ولد پیر اندتہ کا نام بھی درج ہے۔ حالانکہ لائل پور میں حسین بخش نامی کوئی احمدی نہ تھا۔ احرار کانفرنس جو لائل پور میں ہوئی ہے۔ اس کے بعد اب احراریوں نے طرح طرح کی شرارتیں شروع کر رکھی ہیں۔ چنانچہ لائل پور میں ہماری احمدیہ مسجد میں شام کی نماز کے وقت اینٹیں پھینکی جاتی ہیں۔ احراری اپنے بچوں کا منہ کالا کر کے انہیں احمدیوں کے گھروں میں بھیج کر گالیاں دلواتے ہیں۔ علاوہ ازیں جڑانوالہ میں جو چند احمدی بستے ہیں۔ انہیں ہر طرح سے تنگ کیا جارہا ہے۔ وہاں کے نمبردار نے لوہاروں ترکھانوں کو احمدیوں کے کام کرنے سے روک دیا ہے۔ ہندو دکانداروں کو سودا دینے سے بھی منع کر دیا ہے۔ احمدی خدا کے فضل سے استقلال سے تمام تکالیف برداشت کر رہے ہیں ذمہ دار حکام کو اس طرف فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔ (نامہ نگار)

لدہانہ میں احراریوں کی شرارتیں

لدہانہ میں احرار بدنہاد کی شرارتیں بدستور جاری ہیں۔ احباب جماعت صبر سے تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ ہمارے زمیندار بھائیوں کو خاص تکلیف ہے جن کی سبزی منڈی میں آڑہتی نہیں پہنچتے۔ اور احراری مولویوں اور احراری غنڈوں کے کہنے سے مزارعان احمدیوں کی زمین کاشت کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ اس مخالفت کا ایک فائدہ ضرور ہے کہ وہ دوست جو سست تھے۔ قوت پکڑ رہے ہیں۔ اور اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔ لدھیانہ میں احرار کانفرنس کے انعقاد کے بعد ایک آدمی نے بیعت کی ہے۔ جو اخلاص میں ترقی کر رہا ہے۔ اور روزانہ نمازوں اور درس میں شامل ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک احمدیہ لائبریری قائم کی گئی ہے۔ لجنہ کا قیام بھی اس مخالفت کا ہی نتیجہ ہے۔ لجنہ کا پندرہ روزہ جلسہ میر دست خاکسار کے مکان پر ہوتا ہے۔ مستورات نے اپنے طور پر چندہ جمع کرنا شروع کردیا ہے۔

خاکسار:۔ برکت علی لائق

سچ کی برکت سے ایک احمدی کی بریت

مسٹر محمد صادق موٹر ڈرائیور جب جون میں دس یوم کی رخصت پر گھر گئے۔ تو ان کو ایک دوسرے موٹر ڈرائیور نے ایک پارسل دیا۔ کہ اس کے ایک رشتہ دار کو دیدیا جائے۔ وہ پارسل تو لے گئے۔ لیکن جونہی اپنے گاؤں میں پہنچے۔ پولیس جس میں کسی نے مخبری کی تھی کہ محمد صادق سونا چرا کر کوئٹہ سے لایا ہے۔ آگئی۔ انسپکٹر کے استفسار پر انہوں نے سچائی سے تمام بات بیان کردی اور پارسل بند کا بند پیش کردیا۔ جو کھولنے پر معلوم ہوا کہ موٹر کے اوزار ہیں۔ پولیس نے اوزار اور پارسل کا کپڑا واپس ان کی پلٹن کے افسر کمانڈنگ کو بھیج دیا۔ بھیجنے والا شخص پہلے تو اقراری تھا۔ کہ اسی نے پارسل بھیجا ہے لیکن دوسروں کے ورغلانے پر جھوٹ بولنا چاہتا تھا۔ محمد صادق نے اسے سمجھایا۔ کہ سچائی کو اختیار کرو۔ اور خوف خدا کرو۔ اس پر وہ سچ بولنے کے لئے آمادہ ہوگیا۔ اور سچ سچ کہہ دیا۔ معلوم ہوا کہ وہ اوزار کسی افسر کی موٹر کے کم ہوگئے تھے۔ سچ کی برکت سے وہ سول پولیس میں جانے اور دو سال قید ہونے سے بچ گیا۔ اور صرف ۱۴ دن کی کوارٹر گارد ہوئی۔ محمد صادق کو بالکل بری قرار دیا ہے۔ افسر کمانڈنگ نے اسے اپنے لئے اردلی مقرر کرلیا۔ اب وہ افسر کے بنگلہ پر ۲۴ گھنٹے رہتے ہیں۔

خاکسار:۔ احمد جان از کوئٹہ

جامعہ احمدیہ میں داخل ہونیوالے طلبا کو ضروری اطلاع

وہ طلباء جو اس دفعہ مولوی فاضل کے امتحان میں پاس نہیں ہوسکے۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہوں۔ تو وہ اپنی درخواستیں ۳۱ اگست سے قبل بھیجدیں ورنہ ان کو چھٹیوں کے بعد داخل نہیں کیا جائیگا۔ درخواست کے ساتھ داخلہ عہ روپیہ اور رسٹی

[illegible]

تقررِ عُہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے وُہ عہدہ دار جو ان کی طرف سے تجویز ہو کر آئے تھے یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک تین سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔

(۱) گھٹیالیاں (۲) سالم (۳) شملہ (۴) فتح پور (۵) گوجرانوالہ (۶) مالاکنڈ (۷) گجرات (۸) کمیوڑہ (۹) چک ۳۳۲ لائلپور (۱۰) چک ۳۳ جنوبی سرگودھا (۱۱) چک ۳۵ جنوبی سرگودھا (۱۲) چک ۹۵ شمالی سرگودھا (۱۳) راولپنڈی (۱۴) چھنگا چنیال (۱۵) چک ایمرچ (۱۶) میگووٹی (۱۷) سہارنپور (۱۸) حیدرآباد دکن (۱۹) کالی کٹ (۲۰) کولمبو (۲۱) کپالہ (۲۲) جالندھر چھاؤنی (۲۳) مانسہرہ (۲۴) کوٹ احمد خاں (۲۵) چینیکی مگوے (۲۶) مظفر گڑھ (۲۷) جماعت جوڑہ (کشمیر) سیلان، مرالہ، پنڈی لالہ (۲۸) محلہ دارالفضل قادیان (۲۹) بڈھا ملوں (۳۰) رتیال (۳۱) چک ۴۰ جنوبی سرگودھا (۳۲) چک ۵۰ شمالی سرگودھا (۳۳) نیروبی (۳۴) اباداں (۳۵) ہینڈسی (۳۶) بھاگلپور (۳۷) کٹک (۳۸) پگلاڈی (۳۹) کنانور (۴۰) منگلور (۴۱) مالابار (۴۲) انجمن علاقہ نکودر (۴۳) انجمن صریح گوڑہ و نور محل (۴۴) سیّد والا (۴۵) کریم پور (۴۶) ساندھن (۴۷) سری نگر (۴۸) کھیوا باجوہ (۴۹) پراونشل انجمن احمدیہ سرحد (۵۰) احمدی پور (۵۱) خانیوال محمود آباد (۵۲) مونگھیر (۵۳) پٹنہ (۵۴) کراچی (۵۵) داتہ زیدکا (۵۶) قصور (۵۷) لکھنؤ (۵۸) کاموں کے (۵۹) ڈسکہ (۶۰) کالا گوجراں (۶۱) اگوکی (۶۲) چک ۷۵ گ ب (۶۳) چک ۳۴ ج گ ب (۶۴) محمود پور (۶۵) گھنوکے ججہ (۶۶) کوٹ آغا (۶۷) پٹھانکوٹ (۶۸) باڑی پورہ (۶۹) محمود آباد سندھ (۷۰) چک ۹۷ گ ب (۷۱) چک ۴۸ گ ب (۷۲) موسےوالا (۷۳) عزیز پور ڈگری (۷۴) دھوری (۷۵) لدھیانہ (۷۶) لائل پور (۷۷) جمشید پور (۷۸) ٹوپی (۷۹) جنگہ (۸۰) کانپور ؛ (ناظر اعلےٰ قادیان)

کوئٹہ کے متعلق حکومت بلوچستان کا اعلان

کوئٹہ کی نسبت وُہ قواعد جو اے۔ جی۔ جی اور چیف کمشنر صاحب بلوچستان کی طرف سے حال میں شائع کئے گئے ہیں۔ اطلاع عام کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ کوئٹہ شہر تا حال بند ہے۔

۲۔ کوئی شخص بذریعہ ریل کوئٹہ نہیں جا سکتا۔ جب تک اس کے پاس حکام کوئٹہ کی تحریری اجازت نہ ہو۔ یا بحیثیت گورنمنٹ ملازم اس کے پاس اپنے محکمہ کے افسر کی تحریری اجازت نہ ہو۔

۳۔ اگر کوئی شخص زلزلہ کوئٹہ کے باعث مالی نقصان کی جھوٹی رپورٹ کرے گا۔ یا دعویٰ کرے گا۔ تو وُہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو ایک سال تک کی قید کی شکل میں دی جا سکتی ہے۔

۴۔ کھدائی کا کام بروس روڈ اور کلب کے سامنے والے بازار میں غالباً جلدی شروع ہو جائیگا۔ اگر کسی دوست کا مکان یا دوکان اس جگہ واقع ہو۔ تو وُہ فوراً درخواست دے دے۔ شہر کے اندرونی حصہ میں ابھی پختہ طور پر معلوم نہیں لیکن غالباً سردی کے بعد شروع ہوگا۔

۵۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے گرے ہوئے مکانات یا دوکانوں کے سامان کے واسطے ایک فارم کی خانہ پُری کر کے جلدی اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو بھجوا دیں۔ یہ فارم ضلع کے ڈپٹی کمشنر یا کوئٹہ کے پولیٹیکل ایجنٹ صاحب کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔

۶۔ فوری امداد یا کاروبار کی امداد کے واسطے بھی اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو درخواست کرنی چاہیئے اور اس کی ایک نقل میرے نام بھیجیں۔ (ریذیڈنٹ کوئٹہ ریلیف کمیٹی قادیان)

قادیان میں مکان تعمیر کرانے والوں کے لئے نادر موقعہ

ایسے احباب کی خاطر جن کی مالی حالت ایسی نہیں۔ کہ وُہ کمیٹی دارالانوار قادیان میں شریک ہو کر فائدہ اٹھا سکیں۔ ایک نئی کمیٹی تجویز کی گئی ہے۔ جس کے ۱۲۰ حصّے ہونگے۔ ہر حصّہ دار کوئی حصہ دس روپیہ ماہوار ادا کرنے ہونگے۔ اس کمیٹی کی میعاد دس سال ہوگی۔ ابتداء میں جمع شدہ رقم سے حصہ داروں کے مکانات کے لئے مناسب مقام پر زمین خریدی جائے گی۔ اس کے بعد ہر ماہ قرعہ اندازی کے ذریعہ جس حصہ دار کا نام نکلے گا۔ اس کو رقم دی جایا کرے گی۔ رقم ملنے پر حصہ دار کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وُہ فوراً مکان کی تعمیر شروع کر دے۔ مفصل قواعد بعد میں تجویز کئے جائیں گے۔ جو احباب اس کمیٹی میں بطور حصہ دار شامل ہونا چاہیں۔ وُہ فوراً دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں ؛ (ناظر امور عامہ)

ملازمتوں کے لئے امتحانات

مختلف آر سنٹرز میں کلرکوں کا امتحان عنقریب ہونے والا ہے۔ ایسے امیدوار جن کی عمر ۲۳ سال سے زائد نہ ہو۔ فوراً اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ تین تین کا پیاں پتہ کی لگا چھوڑ کر دفتر امور عامہ میں بھیجدیں ؛ (ناظر امور عامہ)

احمدی بچوں کے لئے ایک عُمدہ مَوقع!

لاہور کی ایک ایسی احمدیہ فرم نے جو کہ مختلف قسم کی دھاتوں سے مختلف قسم کی اشیاء بنانے میں کمال رکھتی ہے۔ نظارت امور عامہ کے پاس احمدی بچوں کو اس فن کے سکھانے کی رضامندی کا اظہار کیا ہے۔

احباب کو چاہیئے۔ کہ اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ فرم مذکور نے ایسے احمدی بچوں کے لئے یہ بھی رعایت دی ہے۔ کہ وُہ دورانِ تعلیم میں کھانا اپنے پاس سے دیں گے اور اپنی فرم میں کام سکھانے کے علاوہ وہ بعض ہوشیار بچوں کو میو سکول آف آرٹس میں داخل کرانے کی کوشش کریں گے۔ کام سیکھنے والے بچوں کی عمر ۱۴-۱۵ سال کے قریب ہونی چاہیئے ؛

خواہشمند احباب مقامی عہدے داران کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت امور عامہ میں بھیجدیں ؛ (ناظر امور عامہ)

ڈیرہ دُون میں ایک عبرتناک واقعہ

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ڈیرہ دُون میں احرار نے ایک کانفرنس کی۔ اور اس موقعہ پر آوارہ اور بدمعاش لونڈوں کو اکٹھا کر کے ایک جلوس نکلوایا جسکا کام یہ تھا۔ کہ احمدیوں کے گھروں اور دکانوں کے سامنے اکٹھے ہو کر نعرے لگاتا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے نام لے لیکر بیہودہ بکواس اور اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتا احمدیہ جماعت نے باوجود سخت اشتعال دلائے جانیکے صبر اور برداشت سے کام لیا۔ اللہ تعالیٰ کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ ان لونڈوں کے جلوس کا لیڈر ایک شخص جعفری تھا۔ چند ہی دن بعد اس کے باپ اور ماں کے درمیان ماربیٹ ہوئی۔ سنا گیا ہے۔ کہ جعفری اور اس کے بھائی نے بھی حصہ لیا۔ اس ماربیٹ میں اس کی ماں مرگئی۔ اور پولیس نے اس کے باپ کو اس کو اور اسکے بھائی کو گرفتار کر لیا۔ اب اس کا باپ جیل خانہ کی ہوا کھا رہا ہے۔ جعفری اور اسکا بھائی ضمانت پر ہیں۔ اور ماں دُنیا سے اُٹھ گئی۔ گویا چند ہی دن کے اندر اس کا خاندان خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آکر برباد ہوگیا۔ کاش اہلِ بصیرت اس واقعہ سے سبق حاصل کریں ؛ (نامہ نگار)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حیدر آباد دکن ۱۹ جولائی۔ موضع محبوب آباد ریاست حیدر آباد میں ابرق کی ایک کان برآمد ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکام تجارتی مقاصد کے پیش نظر تحقیقات کریں گے۔

کلکتہ ۲۰ جولائی۔ ایک مقامی تاجر نے اخبارات میں ایک مراسلہ شائع کرایا ہے۔ حکومت بنگال کے ایک ذمہ وار افسر کی زبانی اسے معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ بنگال نے ایک خفیہ مراسلہ افسروں کو بھیجا ہے۔ کہ وہ اپنی ضروریات صرف انگریزی فرموں سے خریدیں۔

پٹنہ ۲۰ جولائی۔ کل بابو راجندر پرشاد کی موجودگی میں بہار کے کانگرسی لیڈروں کا ایک بے ضابطہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں نئی اصلاحات کے ماتحت عہدے قبول کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مگر اس امر کے متعلق بہت اختلاف رائے ہے۔ کہ عہدے قبول کرنے کے متعلق کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔

بمبئی ۲۰ جولائی۔ ہفتہ رواں کے دوران میں ہندوستان سے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا سونا یورپ اور امریکہ کو بھیجا گیا جب سے برطانیہ نے گولڈ سٹینڈرڈ ترک کیا ہے۔ ہندوستان سے ۲۲۳۲۱۴۹۲۸۶ روپے کا سونا باہر جا چکا ہے۔

دہلی ۲۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند عنقریب ہندوستان کی ادنیٰ صنعت کی حفاظت کے لئے ٹیرف بورڈ کی سفارشات پر اپنے فیصلہ کے متعلق ریزولیوشن پیش کرے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی مال پر ۲۵ فی صدی اور غیر برطانوی مال پر ۵۰ سے ۶۰ فی صدی تک محصول ہوگا۔

کلکتہ ۲۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور۔ مسز سروجنی نیڈو اور مسٹر راما نند چیٹرجی نے دنیا میں قیام امن کی کوشش کی کانگرس میں شمولیت منظور کر لی ہے۔ اس کانگرس کا اجلاس یورپ کے کسی بڑے شہر میں ۱۱ نومبر ۱۹۳۵ء کو منعقد ہوگا۔

لکھنؤ ۲۰ جولائی۔ کل رات گاندھی آشرم میں پولیس نے ایک بم کیس کے سلسلہ میں چھاپہ مارا۔ ایک شخص کو گرفتار کر کے اسی وقت جیل بھیج دیا گیا۔ سی۔ آئی۔ ڈی پولیس اور سول پولیس مزید تحقیقات کر رہی ہے۔

نتھیا گلی ۱۹ جولائی۔ حکومت ہند نے جو ایک کروڑ روپیہ اصلاح دیہات کے لئے منظور کیا ہے۔ اس میں سے تین لاکھ حکومت صوبہ سرحد کو ملا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں سے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ اضلاع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور کوہاٹ میں پینے کے پانی کا کماحقہ انتظام کرنے پر صرف ہوگا۔ ۹۰ ہزار روپیہ ڈپٹی کمشنر دیہات میں پلوں کی تعمیر اور دیگر مفید امور پر صرف کریں گے۔ ۱۰ ہزار روپیہ دیہاتی اگریکلچرل تعلیم تربیت پر صرف ہوگا۔ اور ۱۵ ہزار روپیہ موسمی بخار کے انسداد کے لئے خرچ کیا جائیگا۔

کیرانہ (مظفر گڑھ) ۱۹ جولائی۔ ضلع سہارنپور کے ایک گاؤں میں ایک برات آئی۔ جس میں تقریباً ۷۰ آدمی شامل تھے۔ برات کے ... آدمیوں کو ہیضہ نے آدبایا جس سے تمام کے تمام مر گئے۔

سری نگر ۲۰ جولائی۔ حکومت جموں و کشمیر نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ صنعتی اور زراعتی کمیٹی نمائش میں دکھائی جانے والی ہر بہترین چیز کے مالک کو چاندی کا تمغہ بطور انعام دے گی۔ چیز کے مفید۔ کم قیمت۔ اور پائیدار ہونے کے لحاظ سے سپیشل انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔

بمبئی ۱۹ جولائی۔ سیاسی حلقوں کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکار ذاتی وجوہ کی بنا پر سیاسیات سے علیحدہ ہو جائینگے۔ چنانچہ انہوں نے حال ہی میں اپنی جماعت سے کہا تھا۔ کہ ان کی جگہ ڈاکٹر سولانکی کو منتخب کر لیں۔

دہلی ۱۱ جولائی۔ جنرل پوسٹ آفس دہلی سے ۲۱۶ روپے کے ٹکٹ اور لفافے چوری ہو گئے ہیں۔ پولیس نے تین آدمیوں کی تلاشی لی۔ مگر کوئی سراغ نہیں ملا۔

امرت سر ۲۰ جولائی۔ گندم حاضر کا بھاؤ ۲ روپے ۳ آنے ۲ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۷۰ روپے ہے۔

بنارس ۱۹ جولائی۔ بنارس ہندو یونیورسٹی میں پچاس ہزار روپے کے غبن کے مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ اس مقدمہ میں پانچ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ عدالت نے انچارج جبل پور خزانہ کی شہادت قلمبند کی۔ مقدمہ جاری ہے

پیرس ۱۹ جولائی۔ کابینہ فرانس نے ملک کی اقتصادی حالت کو درست کرنے کے لئے جو فرمان جاری کئے تھے۔ ان میں سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں تخفیف کا فرمان بھی تھا۔ سول ملازمین نے اس فرمان کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مظاہرہ کیا۔ جس میں ایک ہزار گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔ مظاہرین نے قومی گیت گائے اور اشتراکی نعرے لگائے۔

برلن ۱۹ جولائی۔ پولیس افسروں کی ایک کانفرنس کے بعد یہ اعلان شائع کیا گیا ہے۔ کہ برلن کو کمیونسٹ سرگرمیوں سے مبرا کرنے کی سکیم بنالی گئی ہے۔ نیا پولیس پریذیڈنٹ سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں کا دشمن خیال کیا جاتا ہے۔

روم ۱۹ جولائی۔ گورنر جنرل گرویزنی چیف آف ملٹری ٹریننگ نے سائنیور مسولینی سے ملاقات کے دوران میں ۱۹۳۶ء کے پروگرام کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کی۔ کہ سال میں ۵ لاکھ نوجوان فوجی تربیت حاصل کریں گے۔

احمد آباد ۲۰ جولائی۔ کچھ کے بہت سے حصوں سے زبردست بارش کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ایک گاؤں سیلاب کی وجہ سے بہہ گیا۔ مویشیوں اور مال و اسباب کا نقصان ہوا ہے۔ ایک اور گاؤں کی ایک ہزار بھیڑیں غرق ہو گئیں ہیں۔

جموں ۱۱ جولائی۔ افواہ پھیل رہی ہے کہ جس طرح برطانوی گورنمنٹ نے گلگت کو اپنے تصرف میں لے لیا۔ اسی طرح لداخ میں بھی برطانوی گورنمنٹ کا نظم ونسق ہوگا۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ دربار کشمیر اس معاملہ کے متعلق اعلان جاری کرے گا۔ سیاسی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ لداخ پر قبضہ کر کے سرحد کو مضبوط کرنا چاہتی ہے

عدیس آبابا ۱۹ جولائی۔ اٹلی کے سفیر کی کار پر سے اٹلی کا جھنڈا پھاڑنے کے الزام میں ابی اسینیا کا ایک نوجوان افسر گرفتار کیا گیا ہے۔ سفیر اور اس کی بیوی سینما دیکھ رہے تھے۔ تو باہر اس افسر نے موٹر کے جھنڈے کو پھاڑ دیا۔

کلکتہ ۲۰ جولائی۔ کلکتہ سے چالیس میل کے فاصلہ پر ریلوے لائن پر اینٹوں اور پتھروں کے ڈھیر کا بروقت پتہ لگ جانے کی وجہ سے ایک مسافر گاڑی کو پٹڑی سے اتارنے کی کوشش ناکام ہو گئی۔ سگنل کی تاریں بھی ٹوٹی ہوئی پائی گئیں۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

ایتھنز ۲۰ جولائی۔ ایک طویل اجلاس کے بعد یونان کی نئی کیبنٹ مکمل ہو گئی ہے اس کی تشکیل کو رائلسٹوں کی فتح خیال کیا جاتا ہے۔

بغداد ۲۰ جولائی۔ حکومت عراق اور برٹش آئل کمپنی کے درمیان معاہدہ کی بنا پر عراق میں ایک نئی ریلوے لائن بنائی جائیگی جو اس کو یورپ کے ساتھ ملا دے گی۔ یہ ریل یورپ کو تیل ارسال کرنے کے لئے استعمال کی جائے گی۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ گورنمنٹ ہند کی دیہات کی اصلاح کے لئے گرانٹ کے متعلق ٹائمز نے اپنے ایڈیٹوریل میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ایسا قدم اٹھایا ہے جس سے برطانوی ہندوستان کے تمام صوبوں میں محکمہ امداد باہمی کو بہت زیادہ تقویت ملنی چاہیئے۔ اس تحریک کی ترقی کے لئے خلوص نیت اور سرگرمی کی ضرورت ہے

مشہد (ایران) انگریزی ٹوپی کے پہننے کے احکام کے خلاف شورش کی تفاصیل ہوئی ہیں۔ مشہد کا قدامت پسند طبقہ اس ٹوپی کے استعمال کے بہت خلاف ہے۔ ایران میں [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا ایڈیٹر غلام نبی